Lesson #93 (127-147)

Root Words

• اَیذر [و - ذ - ر] ← کسی چیز کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا | کسی کام کے کرنے پر مخالف کو مداخلت کی اجازت نہ دینا]

← فعل ناقص ← مضارع - امر

• سنقتل ← بری طرح قتل کرنا

• قٰھرون ← ق - ھ - ر ← قہر - غلبہ

• بالسنین ← س - ن - و ← (کئی سال) قحط مراد ہے (سختی کا سال)

• یَطَّیَّرُوا ← ط - ی - ر ← پرندے کے لیے

← عرب لوگ پرندہ اڑاتے تھے اور اس سے شگون لیتے تھے (فال نکالتے تھے) [نحوست کی فال لینا]

• مھما ← م - ھ - م - ا ← جو کچھ

• الطوفان ← ط - و - ف ← طواف - طوفان - طائفہ

• والجراد ← ج - ر - د ← ٹڈیاں

• والقمل ← ق - م - ل ← جوئیں

• والضفادع ← ض - ف - د - ع ← مینڈک

• الرجز ← ر - ج - ز ← عذاب - برائی - (جس میں گندگی ہو)

• کشفنا ← ک - ش - ف ← کسی چیز کو کھولنا / ہٹا دینا

• ینکثون ← ن - ک - ث ← قسم توڑنا - عہد توڑنا

• الیم ← ی - م - م ← پانی کا ایک بڑا ذخیرہ (سمندر)

• مشارق ← ش - ر - ق ← مشرق کی جمع ہے مشارق

(وہ جگہ جہاں سے سورج نکلتا ہے)

Aaddish

اُفق ← ا - ف - ق

افاق ← فوق ← افاقہ/ فو قیتا بُری سے بہتر حالت کی طرف

• مغارب ← مغرب کی جمع

• غ - ر - ب ← ڈوبنا

* سردی اور گرمی کے مختلف موسموں میں مشرق اور مغرب بدل جاتے ہیں ہر دن سورج اپنی جگہ سے لیٹ کر نکلتا ہے۔

↳ ملک شام اور مصر کی سرزمین مراد ہے اس میں اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل کو قوم فرعون پر اور قوم عمالقہ کے ہلاک ہونے پر قبضہ دیا تھا (مشارق اور مغارب)

(3) بنیادے سے اینٹ بجا دینا / (4) اکھاڑ کر (2) پھینک دینا

* • دمّرنا ← د - م - ر ← (1) ہلاک کرنا / کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے گھس جانے یا داخل ہونا / ہلاک کرنا / ہونے کیلئے قرآن میں 13 لفظ آئے ہیں :

• یعرشون ← ع - ر - ش ← بلندی (جو بلندی پر معروشت ہے)

• جوَزنا ← ج - و - ز ← گزار دیا

• یعکفون ← ع - ک - ف ← اعتکاف

↳ علی کی preposition آئے تو مطلب "ایک جگہ پر جم جانا"

* • متبر ← ت - ب - ر ← غارت کرنا - برباد کرنا - نیست و نابود کرنا - نشان تک مٹا دینا

• میقات ← زمانے / مدت / جگہ مقرر کردی جائے (و - ق - ت)

← تجلی ← ج - ل - و ← کسی روشن چیز کا ظاہر ہونا (تجرپر ← خطِ جلی) جلوہ

* قرآن میں پہاڑ کیلئے

جبل رواسی [پہاڑ ← اسم جنس]

↳ رواسی کی جمع ← جمع ہو ایسو اندر زیادہ ہو یا کم ہو

پہاڑ (اسم جنس)

① جبل

② رواسی ← اندر گڑھا ہوا ہو یا ہرکم ہو۔

③ ف ← بہت بڑا پہاڑ جو بلند بھی ہو اور پھیلا بھی ہو۔ اس پر ریت بھی ہو۔

④ صخر ← چھوٹا سے بلند پہاڑ ہو جو سخت ہو

• دکا ← د۔ ک۔ ک ← چورا چورا کر دینا / دیوار کو ڈھا کر زمین کے نشیب و فراز برابر کر دینا

• خر ← خ۔ ر۔ ر ← گر پڑنا

Tafseer

(127)

جادوگر یہ بات سمجھ گئے تھے کہ موسیٰؑ کے پاس سحر / جادو نہیں تھا بلکہ معجزہ تھا۔

معجزہ

← اللہ کا فعل ہوتا ہے۔ طبعی فعل نہیں ہوتا۔

← جو لوگ معجزہ نہیں مانتے پھر اُن پر اللہ کا عذاب آتا ہے

← نبی معجزے کو تب استعمال کرتا ہے جب اُس کو اسلام کیلئے support چاہیے ہوتی ہے۔

جادوگروں کے ایمان لانے سے پورے ملک اور دربار میں ایک طرح سے زلزلہ آگیا کیونکہ اُن کی تدبیر اُلٹ گئی تھی اُن ہی پر۔

اب سردار فرعون کو یہ دیتے تھے کہ کیا تم موسیٰؑ اور اُس کی قوم کو ایسا ہی چھوڑ دو گے اس سے تو وہ اور لوگوں کو بھی ایمان کی طرف راغب کریں گے۔

جیسے اہل مکہ نے آپؐ کو کہا تھا جب آپؐ نے دعوت کا کام شروع کیا تھا۔

ہمارا کردار ان جادوگروں جیسا - نبیؐ کے صحابہ جیسا ہونا چاہیئے۔
* فرعون ← سورج دیوتا کی اولاد
یہ لوگ فرعون کے علاوہ اور بھی دیوتا کی بندگی کرتے تھے۔
فرعون نے کہا ہم اس کے بیٹوں کو قتل کرواؤں گا اور عورتوں کو زندہ رہنے دوں گا۔ ہمارے اقتدار کی گرفت ان پر نہایت مضبوط ہے۔
* سورۃ البقرۃ میں بھی اس کا ذکر ہے بیٹوں کو قتل کرنا
← بنی اسرائیل کو دو دفعہ یہ سزا دی گئی:
(1) ایک دفعہ جب نجومیوں نے بتایا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ہماری سلطنت کا تخت الٹ دے گا
اللہ کی چال بہترین چال ہے (حضرت یوسفؑ کی مثال)
(2) دوسری دفعہ جب جادوگروں نے اسلام قبول کر لیا (منفتاح نے قتل کیا)
← فرعون کا بیٹا ← منفتاح تھا اس نے بھی بنی اسرائیل کے بیٹوں کو دوسری دفعہ قتل کرنا شروع کیا۔ مقصد ان کی نسل ختم کرنا تھا
[موسیٰؑ کے جس کے پاس پرورش پائی تھی وہ اور فرعون تھا اور جس کے پاس دعوت لیکر گئے موسیٰؑ وہ اور فرعون (منفتاح) تھا]

(128)

موسیٰؑ اپنی قوم کو نصیحت کر رہے ہیں ہے۔ تسلی دے رہے ہیں کہ اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو (جب ان لوگوں نے بیٹوں کی قتل کرنے والی بات سنی تو موسیٰؑ سے کہا ہمیں console کریں تو پھر موسیٰؑ نے اپنی قوم سے خطاب کیا)
تلقین کی زمین اللہ کی ہے۔ اگر تم صحیح رہو گے تو وہ تمہیں اس کا وارث بنادے گا۔

آزمائشوں میں استقامت کٹھن کام ہے۔
اور آخرت کا انجام ڈرنے والوں کیلئے ہے۔

(129)

بنی اسرائیل کے لوگ کہنے لگے کہ تیرے آنے سے پہلے بھی اور آنے کے بعد بھی ہم اذیت میں تھے۔ ان واقعات کی طرف اشارہ ہے جو موسیٰ کی ولادت سے پہلے بھی قتل ہوتے تھے اور اب بھی قتل ہو رہے ہیں۔ جادوگروں کے واقعے کے بعد ان پر ظلم و ستم کا نیا دور شروع ہو گیا تھا۔

اوپر والی آیت (128) کی تفسیر کے بعد ان کا بے یقین ہونا ان کے کمزور عقیدے کو ظاہر کرتا ہے۔ جو بھی پریشانیاں بنی اسرائیل کو آتی تھی وہ اس کو موسیٰ کے کھاتے میں ڈال دیتے تھے۔

موسیٰ نے کہا عین ممکن ہے کہ اللہ تمہارے دشمن کو ہلاک کروا دے اور تمہیں خلیفہ بنا دے پھر وہ تمہیں دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ← اور یہ تمہاری نئی آزمائش کا دور start ہوگا۔

پہلے آزمائشیں تکلیفوں والی تھی اور اب خلافت ملنے کے بعد والی آزمائشیں ہیں: کہ تم کیسے حکومت کرتے ہو۔ زمین میں عدل و انصاف کیسے قائم کرو گے۔ اللہ کے قانون کو کیسے نافذ کرو گے۔

حکومت کا نشہ بڑے بڑے لوگوں کو ہلا دیتا ہے۔

(130)

کئی سال تک اللہ رب العزت نے فرعونیوں کو قحط میں پکڑے رکھا اور پھلوں کی پیداوار میں بھی کمی تھی (اجناس میں کمی تھی)۔ کیوں دکھا مبتلا؟ تاکہ وہ سمجھ جائے / نصیحت پکڑے۔

قحط سالی میں ان پر بارش ہی نہیں ہوتی تھی

* زندگی میں طرف، رزق میں کمی ہے تو ہمیں استغفار کرنا چاہیئے۔
ان باتوں سے نصیحت پکڑنی چاہیئے۔

(پیداوار اچھی ہوتی)

131

← آسائش (فراوانی) آتی تو کہتے یہ ہمارے لیے ہیں (آل فرعون
← اگر سختی آجاتی تو کہتے یہ موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست ہے۔

* پرندہ دائیں طرف جاتا تو فال **اچھی** لیتے اگر بائیں طرف جاتا تو فال **بری** لیتے۔
اللہ رب العزت کہتے ہیں خبردار۔ یاد رکھو ان کی بدشگونی کا سب اللہ کے علم میں ہے۔ ان کا کفر کرنا یہ ہے سبب۔
لیکن یہ لوگ نہیں جانتے۔

132

اے موسیٰ تم ہمیں مسحور کرنے والی کوئی نشانی ہی کیوں نہ لے آؤ ہم تمہاری بات ہرگز نہیں ماننے والے۔
یہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کا موسیٰ کو انکار تھا۔

سورۃ النمل (13، 14)

[ان آیتوں میں بھی اللہ کی نشانیوں کا کھلم کھلا انکار]
اللہ کی نشانیوں کا کھلم کھلا انکار ہے یہ ان کا کفر تھا۔

133

پہلے اللہ نے خشک سالی کا عذاب بھیجا۔ اب طوفان بھیج دیا جس میں ساری فصلیں بھیگ گئی۔ پانی میں ڈوب گئی۔

* **تورات** میں طوفان کی تفصیل اس طرح سے آتی ہے:
"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا

بڑھا تاکہ سب ملک مصر میں انسان اور حیوان اور کھیت کی سبزی
جو ملک مصر میں ہے اولے گرے۔ موسیٰ نے اپنی لاٹھی آسمان
کی طرف اٹھائی اور خداوند نے رعد اور اولے بھیجے اور آگ زمین
۲۴ تک آنے لگی۔ خداوند نے ملک مصر پر اولے برسائے پس اولے
گرے اور اولوں کے ساتھ آگ ملی ہوئی تھی اور وہ ایسے بھاری اولے
تھے جب سے مصری قوم آباد ہوئی ایسے اولے ملک میں کبھی
نہیں پڑے تھے اور اولوں نے سارے ملک مصر کو جو میدان میں
تھے۔ کیا میدان کیا حیوان سب کو مارا اور کھیتوں کی
ساری سبزی کو بھی اولے مار گئے اور میدان کے سب درختوں
کو توڑ ڈالا"

[خروج. باب-۹ 52-29]

یہ طوفان رعد، گرج اور اولوں کا طوفان تھا۔ آگ کا بھی ذکر ہے۔ مگر بجلی کی آگ بھی ہے۔

جب فصلیں وغیرہ تباہ ہو رہی تھیں تو یہ لوگ موسیٰ کے پاس آئے اور کہا ہم ایمان لے آئیں گے پھر اس سے کچھ فصلیں بچ گئیں لیکن یہ لوگ مکر گئے پھر ان پر ٹڈیوں کا عذاب آیا اور ساری بچی ہوئی فصلیں چٹ کر گئیں۔

اس کی تفصیل بھی تورات میں آئی ہے (الجراد)
بچی ہوئی فصلیں چٹ کر گئیں۔ درختوں کے پھل کھا گئیں۔ ٹڈیوں کے دَل تھے۔

[خروج باب-۱۰]

پھر موسیٰ کی طرف دوڑے پھر ایمان نہیں لائے۔ بچا ہوا غلہ اپنے گھروں میں save کر لیا۔ پھر اللہ نے ان پر القمل کا عذاب بھیجا۔ یہ چھوٹے چھوٹے insects ہوتے ہیں۔ یہ

میٹھے میٹھے غلہ خراب کر دیتے تھے۔

* اس کی تفصیل بھی تورات میں بیان ہوتی ہے (التمل)

ہارون سے کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھا۔۔۔

(خروج باب ۔8)

پھر موسیٰ کے پاس آئے اور ان سے دعا کی درخواست کی پھر انہوں نے عہد شکنی کی۔ پھر ان پر مینڈک کا عذاب بھیج دیا۔ یہ کھانا کھائے بیٹھے تو ہر طرف سے آجاتے۔

* تورات میں تفصیل آتی ہے (الضفادع)

موسیٰ سے کہا کہ فرعون سے کہہ کہ میرے لوگوں کو جانے دیں ورنہ ہر طرف سے مینڈک آجائے گے۔۔۔ ہارون سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا۔۔۔ ملک مصر میں ہر طرف سے مینڈک چڑھ آئے۔

[خروج باب ۔8 1-6]

پھر موسیٰ کے پاس آئے اور درخواست کی

* تورات میں تفصیل یوں بیان ہوتی ہے

خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ لاٹھی ملک مصر میں پانی میں مار۔۔۔ ہر طرف تعفن زدہ خون ہوگیا۔ پانی پینے والا بھی خون ہوگیا۔

(خروج)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کو نکسیر کی بیماری لگ گئی۔ پینے لگتے کچھ بھی تو خون بہنے لگتا۔

اور یہ ساری نشانیاں جدا جدا تھی One by one آتی تھی شاید کہ یہ لوگ سیدھی راہ پکڑ لے۔

یہ لوگ پھر بھی تکبر کرتے رہے اور یہ نہایت گناہ گار لوگ تھے اتنے عذابوں کے بعد بھی نہ سدھرے۔

(134)

اور جب ان پر کوئی عذاب آتا تو موسیٰ سے کہتے تم جو اپنے رب کی طرف سے مقام حاصل ہے اُس سے ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو۔ اگر تمہاری دعا کی وجہ سے اللہ ہم سے یہ عذاب ہٹا دیں تو ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔

* مفسرین ← الرجز کے معنی "طاعون کے عذاب" کے بھی ہے۔
• اوپر جو عذاب آئے ان کے علاوہ یہ الرجز کا عذاب بھی آیا فرعونیوں پر جس سے یہ مرنے لگے اور موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنے لوگوں کو لے کر نکل جاؤ۔
• اوپر والے سارے عذابوں کو الرجز کہا ہے۔

(135)

ایک خاص وقت تک ان کو عذاب ملتا تھا۔ پھر جب موسیٰ کے پاس آکر دعا کا کہتے عذاب ٹل جاتا۔ پھر عہد شکنی کرتے پھر عذاب آجاتا۔

* یہ عہد شکنی کیوں کرتے تھے! ان کے دل و دماغ میں تکبر تھا اور یہ لوگ آیت الٰہی کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھتے تھے۔

(136)

(انتقام)

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے بدلہ لیا اور انہیں دریا میں ڈبو دیا کیونکہ یہ لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اُس سے بے خبر تھے اتنے بڑے معجزوں اور عذابوں کو دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ ایسے تھے کہ یہ بے کار / useless لوگ تھے جن کو اللہ رب العزت نے دریا میں غرق کر دیا۔

* دو بڑے گناہ تھے ← آیتوں کو جھٹلاتے تھے
اور بالکل ہی ان کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے

پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیج کر ان کو سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ یہ لوگ نہیں سمجھے تو ان کو دریا کی لہروں کے سپرد کر دیا گیا۔

(137)

• وارث بنا دیا ← بنی اسرائیل کے لوگوں کو۔

• مشارق اور مغارب ← وسیع العریض حکومت کی طرف اشارہ ہے۔

• وارث بنا دیا کمزور سمجھے جانے والے لوگوں کو۔

* التی ← شام کا علاقہ فلسطین ہے جس میں اما لقہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو غلبہ عطا کیا۔

• برکتیں ← کثیر تعداد میں پیغمبر یہاں آئیں۔ (باطنی۔ علم وحی الٰہی)
← ظاہری طور پر شاداب ہے فراوانی ہے۔

* آپ ﷺ نے فرمایا:

"صبر ایک ایسی نعمت ہے جس سے وسیع تر نعمت کسی کو نہیں ملی"

(ابو داؤد کی روایت)

بنی اسرائیل کو ان کے صبر کے سبب اس کا صلہ ملا ہے۔

اور تباہ کر دیا ہم جو فرعون اور اسکی قوم بناتے تھے۔ اونچی اونچی عمارتیں، ہتھیار، سامان سب کچھ ملیا میٹ کر دیا۔ اور جو وہ انگور کی اونچی اونچی بیلیں چڑھاتے تھے سب کچھ تباہ کر دیا۔

(138)

بنی اسرائیل کو ہجرت کا حکم ہوا (اس کی تفصیل اور جگہ بھی بیان ہوئی ہے) یہ لوگ چلنے لگے کہ آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون اور اس کا لشکر تھا۔ اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کروا دیا۔ یہ پھر ایک ایسی قوم سے گزرے جو اپنے بتوں کی گرویدہ تھی۔ اعتکاف کر رہی تھی۔ یہ طرف سے

لٹک کر اُن کے آگے جمع ہوتے تھے۔ بنی اسرائیل کے لوگ کہنے لگے
اے موسیٰ ہمیں بھی بنا دے معبود جیسے ان کے پاس ہیں۔
* ساحل کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔ جنوب کے علاقے میں تانبا وغیرہ
کی کانیں بھی تھی۔ اہلِ مصر وہاں سے کافی فائدہ اٹھاتے تھے۔
ان کانوں کی حفاظت کیلئے مصریوں نے چند جگہوں پر چھاؤنیاں
قائم کر رکھی تھی۔ ایک چھاؤنی تھی **مفکہ** جہاں مصریوں کا ایک
بہت بڑا بت خانہ تھا جس کے آثار اب بھی جزیرہ نمائے
کے مغربی علاقے میں پائے جاتے ہیں۔
* لوگ کہتے ہیں کہ جب یہ (بنی اسرائیل) اس قریبی علاقے سے
گزرے انہوں نے دیکھا بت خانے بنے ہوئے ہیں لوگ پوجا کر رہے
تھے۔ [گائے کا بت، فرعون کے بت] ان لوگوں کی کیسی
جہالت تھی کیسی عہد شکنی تھی کہ ابھی رب نے اُن کو بچایا
تھا اور یہ اپنے احسان فراموش اور ناشکرے کہ راستے میں
ہی کہنے لگے اے موسیٰ ہمیں بھی بت بنا دے۔
* ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک لڑائی میں چلے گئے وہاں لوگوں نے بیری
کے درخت کو دیکھ کر کہا کہ ہمیں بھی ذاتِ انواط بنا دے ایک جہاں
لوگ اپنے کپڑے اسلحہ وغیرہ لٹکاتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے کہا
کہ یہ تو وہی بنی اسرائیل والی مثال ہو گئی۔ بت بنانے والی

• یہ تھی بنی اسرائیل کی ذہنیت کہ فرعون کی غلامی کے اثرات
still موجود تھے۔ 40 سال تک موسیٰ کے ساتھ رہنے کے
باوجود بھی ان کی یہ حالت تھی۔
• یہ حالات آج کل کے مسلمانوں کے ہیں، اپنے جیسے انسانوں
کے آگے کشکول پھیلاتے ہیں اُن سے مانگتے ہیں۔

موسیٰ نے کہا کہ تم بڑی جاہل قوم ہو۔ عجیب بات کرتے ہو
کہ میں تمہیں بت بنا دوں۔

139

(بت والا)

یہ وہ لوگ ہیں جس کام میں لگے ہیں وہ برباد ہوا اور جو
عمل کر رہے ہیں وہ سراسر باطل ہے۔

140

موسیٰ ان کو سمجھا رہے ہیں اب اور کہتے ہے کہ میں اللہ کے
سوا تمہارے لیے کوئی اور معبود تلاش کروں۔
میں تمہیں سب غلامیوں سے نجات دلوا کر ایک اللہ کے آگے
لیکر جا رہا ہوں اور تم مجھے یہ کہہ رہے ہو۔ ایک اللہ کے آگے
جھکانا سکھا رہا ہوں۔
اور وہ خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں دنیا والوں پر فضیلت عطا کی
دنیا بھر کی قوموں پر فضیلت بخشی۔ اقتدار دیا۔

141

وہ وقت یاد کرو بنی اسرائیل کے لوگوں جب تمہیں
آل فرعون سے نجات دی ہم نے۔ جو تمہیں سخت تکلیفیں
پہنچاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور عورتوں کو
زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی
سخت آزمائش تھی۔
(سورۃ البقرۃ میں تفصیل بیان ہوئی ہے مزید سورۃ ابراہیم
میں ہوگی)

142

اور ہم نے موسیٰ سے 30 دن اور رات کا وعدہ کیا
یعنی اُن کو طلب کیا / بلایا۔ پھر مزید 10 دن اور رات

بڑھا دیئے۔ یعنی اُن کے رب کی مقرر کردہ مدت پورے چالیس دن ہو گئی۔

اب وہ قوم آزاد ہو گئی تھی اور ان کو زندگی گزارنے کا مقصد بتانا تھا۔ اس لیے موسیٰ کو 40 دن اور رات کیلئے بلایا شریعت دینے کیلئے۔ چلہ کاٹے یکسوں ہو کر۔ اللہ کا قانون یکسو ہو کر ہی ملتا ہے۔

موسیٰ نے اپنے بھائی ھارون سے کہا کہ میرا خلیفہ بن جا اور میری قوم کی اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی پیروی مت کرنا۔

موسیٰ ایک اہم کام کیلئے جا رہے ہے لیکن اپنا منصب نہیں بھولے وہ جاتے ہوئے ھارون کو اپنی ذمہ داری سونپ کر گئے ہے۔

* حضرت علیؓ "اُن کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر تم ہو"۔

موسیٰ کو اندیشہ تھا کہ اُن کی قوم میں کچھ شریر لوگ بھی تھے اسی لیے ان کو (ہارون) کہا کہ ان کی اصلاح کرتے رہنا۔

ہارون (عام آدمی) کے ھمشیر تھے۔ اور 3 سال موسیٰ سے بڑے تھے۔

نبوت کے کام میں اللہ تعالیٰ نبیوں کے ساتھ اور لوگوں کو بھی ان کی مدد کیلئے رکھتا ہے۔ یہ کام اکیلے نہیں ہو سکتا۔

(143)

اور موسیٰ اپنی مقرر کردہ مدت کیلئے آئے اور رب نے کلام کیا آپ سے۔ موسیٰ نے دیدار رب کی خواہش کی۔ فرمایا کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ ۔۔۔۔۔ پھر موسیٰ بے ہوش ہو گئے۔

پھر جب ہوش میں آئے کہ میں توبہ کرتا ہوں، تیری ذات پاک ہے اور میں اس پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں

* مفسرین کہتے ہیں:

تمام اہل سنت کا اس پر عقیدہ ہے کہ کوئی انسانی آنکھ اللہ کے جلوے

آخرت میں
کو نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن (قیامت کے دن) اس انسانی آنکھ میں
اتنی طاقت آجاتے گی کہ دیکھ سکے گی اللہ کے جلوے کو (جنتیوں کو)

* حدیث

"قیامت والے دن سب بے ہوش ہو گے اور یہ بے ہوشی
امام ابن کثیر کے قول کے مطابق میدان محشر میں اس وقت
ہو گی جب اللہ تعالی فیصلے کرنے کیلئے نزول اجلال فرمائے گے۔
اور جب ہوش میں لوگ آئے گے تو رسول اللہ نے فرمایا ہوش
میں آنے والوں میں سب سے پہلا شخص میں ہو گا ! میں دیکھو گا
موسیٰ عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ
مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کے بدلے
میں میدان محشر کی بے ہوشی سے باز رکھا گیا۔

(صحیح بخاری کی روایت)

ساتھ ہی موسیٰ معافی مانگتے ہے کہ میں تیری عظمت و جلال دنیا میں
نہیں دیکھ سکتا میں عاجز بندہ ہوں۔ موسیٰ کو فوراً اپنی
غلطی کا احساس ہو گیا (اسی لیے کہا میں سب سے پہلے ایمان
لانے والا ہوں)

(144)

فرمایا موسیٰ میں نے تجھے منتخب کیا لوگوں پر تجھے (1)
رسالت کیلئے اور ہم کلامی کیلئے۔ اور یہ خاص فضیلت دی موسیٰ (2)
کو دی گئی۔

[آگ کا شعلہ لینے کیلئے گئے
شریعت کیلئے گئے]

* موسیٰ کو دو چیزیں دی گئی
(1) جو کچھ میں تجھے دو وہ لے لیں (اللہ نے جو احکامات دیئے
(2) اور شکر گزار لوگوں میں سے ہو جانا

جو کچھ میں دوں وہ لے لو اور اس پر قناعت کرو اس شکر
گزار لوگوں میں سے ہو جاؤ۔

(145)

اور ہم نے لکھ دیا تھا تختیوں پر (تورات کی شکل میں) ہر
چیز کی نصیحت اور تفصیل۔
زندگی کے ہر شعبے کے متعلق نصیحت بھی اور وضاحت بھی۔
(1) بس پکڑنا مضبوطی سے جو کچھ دیا ہے (علم، قوت، ان ہدایات
پر جمے رہنا) (2) اپنی قوم کو حکم دے جو ان کے اچھے اچھے پہلو ہیں اُن
پر عمل کرے۔ (اس پر بہترین طریقے سے چلنا ہے۔ دوسروں کی
نقل نہیں کرنی ہے کہ بت بناؤ وغیرہ وغیرہ)
بت پرستوں کی خرافات کو چھوڑ دو اور ان تختیوں کی
احسن باتوں پر عمل کرو۔
عنقریب میں تمہیں فاسقوں کے محل دکھاؤں گا۔ ان قوموں کے
آثارِ قدیمہ دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ کے احکامات کو جھٹلایا
ان کے نشانات دکھاؤں گا۔ * اس سے مراد عمالقہ بھی ہے۔

(146)

میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کی نگاہیں ہٹا دوں
گا/ پھیر دوں گا جو بغیر حق کے اللہ کی زمین میں تکبر
کرتے ہیں۔ اللہ کے احکامات سے تکبر کرنا کسی طور پر جائز
نہیں ہے۔ اور وہ آنا نہیں چاہتے تو اللہ بھی انہیں اپنی نشانیوں
سے دور کر دیتا ہے۔
ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو نہیں اختیار کریں گے لیکن اگر
گمراہی کا دیکھ لیں تو اختیار کر لیں گے۔

- تکبر
- گمراہی کا راستہ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آیات کو جھٹلایا اور اس سے غافل ہے۔

147

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور آخرت کی ملاقات سے انکار کیا ← ایسے لوگوں کے اعمال ضائع (حبطت) ہو گئے۔ ان لوگوں کے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔

جب عمل کی بنیادوں میں حسنہ نہیں ہے اور شر ہی شر ہے تو اللہ کے ہاں بھی Tit for tat ہے۔ ان کو ان کے اعمال کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا

کبر کرنے والا شخص اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔